

## 13661 - عورت اپنے خاوند کی اطاعت کیوں کرتی ہے

### سوال

جب لوگ شادی کرتے ہیں تو شادی کے بعد عورت پر خاوند کی بات تسلیم اور اسے نافذ کرنا کیوں ضروری ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

مسلمان کے سامنے جب کوئی بھی حکم شرعی آجائے تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ اسے تسلیم کرے اور اس پر ایمان لائے اگرچہ وہ اس کی حکمت کو جانتا ہو یا اسے اس کا علم نہ بھی ہو کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بھی ایسا ہی حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

اور ( دیکھو ) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ( صلی اللہ علیہ وسلم ) کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا ، ( یاد رکھو ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ( صلی اللہ علیہ وسلم ) کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا الاحزاب ( 36 ) ۔

اور مسلمان یہ یقین اور ایمان رکھتا ہے کہ سارے کے سارے شرعی احکام حکمت بالغہ سے پر ہیں ، لیکن ہوسکتا ہے کہ اس پر اس کی حکمت مخفی رہی ہو اور اسے وہ نہیں سمجھ سکا ، تو اس وقت وہ یہ دیکھتا ہے کہ یہ قصور تو اس کے علم اور انسانی عقل کا ہے جو کہ قصور اور کمی و کوتاہی سے خالی نہیں ۔

اور جب مرد و عورت ازدواجی زندگی کے قالب میں جمع ہوتے اور اکٹھے زندگی گزارتے ہیں تو ان کی رائے میں اختلاف پایا جانا کوئی دور کی بات نہیں اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اختلاف رائے سے خالی ہوگی ، لہذا اس کے لیے ضروری ہے کہ کوئی ایسا فریق ہونا چاہیے جو اس معاملہ میں کمی کرے وگرنہ اختلافات زیادہ ہوجائیں گے اور آپس میں نزاع بڑھ جائے گا تو اس لیے اس کشتی کا کوئی قائد اور کمان کرنے والا بھی ہونا چاہیے وگرنہ جب ملاحوں میں اختلاف پیدا ہوگی تو یہ کشتی ڈوب جائے گی ۔

اس لیے شریعت اسلامیہ نے گھر میں بیوی پر خاوند کو حکمران بنایا اور اسے ذمہ داری اور مسؤلیت دی کیونکہ وہ غالباً عقل میں کامل ہوتا ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ عورت پر خاوند کی اطاعت کرنی واجب ہوئی ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء ( 34 ) ۔

اس اطاعت کے اسباب کئی ایک ہیں جن میں کچھ یہ ہیں :

اول :

اس لیے کہ مردوں میں اس مسؤلیت کو نبھانے میں زیادہ قدرت پائی جاتی ہے ، جس طرح کہ مرد کے مقابلہ میں عورت بچوں کی پرورش اور گھر کے معاملات سنبھالنے میں زیادہ قدرت رکھتی ہے ، تو اس طرح ہر ایک کے لیے موقع اور جگہ طبعی طور پر مقرر ہے ۔

دوم :

دین اسلام میں مرد عورت کے سارے اخراجات کا مکلف ہے کہ وہ اپنی بیوی پر تمام خرچہ کرے ، تو اس طرح بیوی پر واجب اور ضروری نہیں کہ وہ ملازمت کرتی پھرے اور نہ ہی اس پر رزق کمانا واجب ہے ، بلکہ اگر بیوی کی مستقل آمدنی بھی ہو یا پھر وہ غنی اور مالدار بھی ہو جائے تو پھر بھی خاوند پر ہی اس کے اخراجات کرنے واجب ہیں ، اور اس کی سبب ضروریات بھی خاوند ہی پوری کرے گا ، تو اس لیے کہ خاوند خرچہ کی ذمہ داری نبھاتا ہے اسی لیے اسے ولایت اور حکمرانی دی گئی ہے ۔

اسی لیے ہم ان معاشروں میں خرابی دیکھتے ہیں جو اس قانون کی مخالفت کرتے ہیں ، اور مرد اپنی بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کرتا ، اور نہ ہی بیوی اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے ، جب چاہے اپنے گھر سے نکل کر زوجیت کا گھونسلہ خالی کر کے چلی جاتی ہے ، اور اس کی اولاد ضائع ہوتی پھرتی ہے ، اور پھر وہ محنت و مشقت کرتی پھرتی ہے چاہے وہ اپنے گھر کے لیے ہی ہو ۔

اس معاملہ میں چند ایک اشیاء کا خیال رکھنا ضروری ہے :

اول :

عورت اپنے خاوند کی اطاعت کرنے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ماجور ہے اسے اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے ۔

دوم :

خاوند کی یہ اطاعت اللہ تعالیٰ کی معصیت کے علاوہ باقی امور میں ہوگی ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( کسی بھی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کی جاسکتی )

سوم :

جس طرح خاوند کا بیوی پر حق اطاعت ہے تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھا برتاؤ کرے ۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ البقرة ( 228 ) ۔

تو خاوند اپنی بیوی پر خدمت لینے میں جور و ظلم سے کام نہیں لے گا اور اس پر ظلم بھی نہ کرے ، اور نہ ہی اس پر سخت اور بد اخلاقی کے احکام چلائے گا ، بلکہ وہ اس کے معاملات میں حکمت و دانش مندی سے کام لے ، اور اسے ایسا کام کرنے کا کہے جس میں اس کی اور گھر کی بھلائی اور صلاح ہو اور اس کے ساتھ نرمی و شفقت کے ساتھ معاملات کرے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھروالوں کے لیے اچھا ہے اور میں تم سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر اور اچھا ہوں ) ۔

واللہ اعلم .